نقشِ اول

علوم حدیث پر اردو ذخیرہ

اردو زبان کی خوش قسمتی روزِ اول سے یہ رہی ہے کہ اس میں ہر موضوع پر علمی مضامین اور کتب کا ذخیرہ تیزی سے منتقل ہوتا چلا گیا۔ آج صرف اردو کے مذہبی ذخیرے کو دیکھا جائے تو اسلامیات کی تقریباً تمام اہم اور امہات کتب اردو میں منتقل ہو چکی ہیں۔ نیز اس موضوع پر نئی شائع ہونے والی کتب بھی خصوصاً حدیث اور سیرت کے حوالے سے شائع شدہ کتب کچھ ہی عرصے میں اردو میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ یہ فضیلت معاصر زندہ زبانوں میں صرف اردو ہی کو حاصل ہے۔

حدیث اور علوم حدیث کے حوالے سے بھی اردو میں طبع زاد اور ترجمہ شدہ کتب اور مضامین کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس کی کوئی جامع فہرست بھی مرتب نہیں کی جا سکی۔ ان مضامین میں بہت سے مضامین وہ ہیں، جو کسی جگہ چھپے اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ وہ قارئین کی دست رس سے دور گئے۔ ایسے مضامین کی اشاعتِ مکرر بعض حوالوں سے مفید ہوتی ہے۔

ہم نے تحقیقات حدیث کے اجرا کے روزِ اول ہی سے یہ التزام کیا تھا کہ اس میں نئے اور قدیم مگر مفید مضامین ضرور شائع کیے جائیں گے، اس حوالے سے چند باتیں البتہ ضرور پیش نظر رکھی گئیں، جو آج بھی ہماری اشاعتی پالیسی کا حصہ ہیں:

۱۔ صرف ایسے مضامین کی ہی مکرر اشاعت میں دل چسپی لی جائے جو کسی بھی حوالے سے آج کے دور میں مفید ہوں۔

۲۔ مطبوع مضامین پر بھی نئے اضافوں کی ضرورت محسوس ہو تو کوشش کی جاتی ہے کہ مضمون

نگار سے اس پر نظرِ ثانی کی درخواست کی جائے۔

۳۔ بعض قدیم مطبوع مضامین ایڈیٹنگ اور تدوین نو کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسے ایک دو مضامین شائع کیے گئے ہیں، اور آئندہ بھی ایسے مضامین کی اشاعت ہماری پالیسی کا حصہ رہے گی۔

یہ چند سطور اس لیے ضبطِ تحریر لائی گئیں کہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ کسی علمی اور تحقیقی مجلے میں مطبوع مضامین کی کوئی شکل بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خیال درست ہو، مگر ادارے کو سر دست اس سے اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے لیے زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ آج کے سہولت پسند قاری کو کس طرح بنیادی معلومات سے آشنا کیا جائے، اور کتاب اور صاحب کتاب سے تیزی سے دور ہونے والا معاشرہ، یا کم از کم اس کے چند فیصد افراد کس طور کتاب سے قریب ہو سکتے ہیں، اور اس خدمت میں ہم اپنی نالائقی اور ادارے کی بے بضاعتی کے باوصف کس قدر حصہ شامل کر سکتے ہیں؟

درخواستِ دعا کے ساتھ

سید عزیز الرحمٰن